بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

﴿وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنكُمۡ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِي ٱلۡأَرۡضِ كَمَا ٱسۡتَخۡلَفَ
ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِهِمۡ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمۡ دِينَهُمُ ٱلَّذِي ٱرۡتَضَىٰ لَهُمۡ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّنۢ بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ أَمۡنٗاۚ
يَعۡبُدُونَنِي لَا يُشۡرِكُونَ بِي شَيۡـٔٗاۚ وَمَن كَفَرَ بَعۡدَ ذَٰلِكَ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡفَٰسِقُونَ﴾

مرکزی
میڈیا آفس

حزب التحرير
HIZB UT TAHRIR

اتوار، 10 شوال، 1439ھ
پریس ریلیز
24/06/2018
نمبر: 1439 AH/028

ٹرمپ کا تارکین وطن بچوں کو پنجروں میں رکھنا امریکہ کے قومی اور جمہوری نظام کی ناقابل قبول غیر انسانی سلوک کی حقیقت کو واضح کرتا ہے

امریکی صدر کی تارکین وطن کے حوالے سے غیر رواداری کی پالیسی کے تحت تقریباً 2000 بچوں، جو تقریباً 4 سے 5 سال کی عمر کے ہیں، کو غیر قانونی تارکین وطن کا درجہ دے دیا گیا تھا۔ ان بچوں کو گذشتہ صرف چھ ہفتوں میں امریکہ - میکسیکو سرحد پر اپنے والدین سے زبردستی الگ کر دیا گیا ہے۔ ان کو حراستی مراکز میں تار سے بنے پنجروں میں رکھا گیا ہے، جن کی حالت 'قید خانے کی طرح' بیان کی جاتی ہے۔ ان تارکین وطن مراکز میں سے ایک مرکز، جو ٹیکساس میں ہے، کو "کتا گھر" کے نام سے پکارہ جاتا ہے، جہاں بچوں کو باریک چادروں کے ساتھ فرش پر پتلے گدّے پر سونا پڑتا ہے۔ ایسی آوازیں سنی گئی ہیں جن میں بچے بے بسی کے عالم میں اپنے والدین کے لیے رو رہے ہیں۔ حکام نے ٹیکساس کے صحرا میں خیمہ بستیاں تعمیر کرنے کا اعلان کیا ہے جہاں سینکڑوں بچوں کو رکھا جائے گا جبکہ وہاں پر درجہ حرارت 40 ڈگری سینٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے۔

اب جبکہ امریکہ کے سیاستدانوں، مغربی میڈیا اور یہاں تک کہ سابقہ خواتین اول میں بہت زیادہ غصہ پایا جا رہا ہے اور تارکین وطن بچوں کے ساتھ اس سلوک کی مذمت ہو رہی ہے، لیکن وہ اس حقیقت کو نظر انداز کر رہے ہیں کہ یہ امریکہ کا بے رحم قومی اور جمہوری نظام ہے جس نے کانگریس میں پہلے تارکین وطن کے خلاف فلورز بل پاس کیا تھا، جو بچوں کو قانونی طور پر خوفناک طریقے سے والدین سے علیحدہ کرنے کی اجازت دیتا۔ لہٰذا یہ ظالمانہ پالیسی صرف اس بے رحم صدر کی ہی وجہ سے نہیں ہے بلکہ یہ امریکہ کے اس ظالمانہ جمہوری نظام کا گلا سڑا پھل ہے جو ایسے دروازے کھولتا ہے جس میں حکمران اس بیمار قوم پرست اور تعصب پر مبنی سوچ پر ایسی غیر انسانی پالیسیاں اور پابندیاں قانونی طور پر لگاتا ہے۔ اس غیر انسانی، غفلت اور انتہاہی متعصب قومیت اور اس پر مبنی قومی ریاستی نظام کے خلاف ہمیں اور کون سے ثبوت چاہیے جو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ آپ ان بچوں کے ساتھ غیر انسانی، مجرمانہ اور متشدد سلوک کر سکتے ہیں جو اپنے اور اپنے خاندان کے لیے بہتر معاشی مستقبل چاہتے ہیں لیکن وہ کسی اور ملک میں پیدا ہوئے ہوں۔ ٹرمپ کو کوئی پریشانی نہیں جب وہ تارکین وطن کے بارے میں کہہ رہا ہے کہ وہ ملک میں موت اور تباہی لاتے ہیں اور انہیں چور اور قاتل کہہ رہا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اس کے ان بیمار متشدد اور تعصب پر مبنی بیانات کا کوئی عدالتی رد عمل نہیں ہو گا۔ ایک ایسا ملک جو دنیا کی سب سے مضبوط ترین معیشت اور ایک بڑی زمین رکھتا ہے، وہ اپنے پڑوسی ملک کے لوگوں کو داخلہ دینے سے انکار کر دیتا ہے، کیونکہ وہ انہیں ایک اقتصادی بوجھ کے طور پر دیکھتا ہے۔ یہ صورتحال اس بات کا اعلان ہے کہ یہ کس قدر پتھر دل اور خود غرض ہیں اور یہ اس حقیقت کا بھی اظہار ہے کہ مادی سرمایہ دارانہ اور قومیت پر مبنی سیاسی نظام انسانیت سے عاری ہے۔ ہم نے اسی طرح تارکین وطن کے خلاف بے رحمانہ اور سفاکانہ سلوک کا مشاہدہ یورپ کے سرمایہ دارانہ ملکوں، آسٹریلیا اور مسلم دنیا میں بھی کیا ہے۔ جہاں پر ان پریشان حال لوگوں کو، جو قتل وغارت سے بھاگ کر آئے ہیں، پناہ دینے سے انکار کر دیا گیا اور ان کے ساتھ انتہائی ذلت آمیز سلوک کیا جاتا ہے اور ان کو جنگ زدہ علاقوں میں مرنے کے لیے دھکا دے دیا جاتا ہے یا سمندر میں ڈوبنے کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے، صرف اس وجہ سے کہ ان کی قومیت اس زمین سے مختلف ہے جس میں وہ پناہ گاہ تلاش کر رہے ہیں۔

امریکہ کے قومی جمہوری نظام کے برعکس، جس نے دنیا کو دکھایا ہے کہ یہ غیر انسانی سلوک کا مینارہ ہے، خلافت نبی کریم ﷺ کے طریقہ پر قومی حدود، قومیت اور ہر طرح کے تعصب کو مسترد کرتا ہے، بلکہ وہ دوسرے لوگوں کو دعوت دیتا ہے کہ وہ ان کی حکمرانی کے تحت آ کر رہیں تاکہ وہ اللہ تعالی کے نظام کے انصاف اور خوشحالی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ ماضی میں خلافت نے ایک لاکھ پچاس ہزار سے زیادہ یہودیوں کو پناہ دی جن پر سپین پر قبضے کے دوران عیسائیوں نے ظلم کیا تھا۔ خلافت نے انہیں اسلامی حکمرانی کے تحت ایک خوشحال زندگی گزارنے کا موقع دیا۔ اس وقت کے خلیفہ بایزید ثانی نے ریاست کے تمام اطراف مراسلہ لکھا کہ پناہ گزینوں کا خیر مقدم کیا جائے۔ سلطان نے اپنے اعلامیہ میں یہودیوں کو بتایا کہ ان کی دیکھ بھال کرنا، یہ دیکھنا کہ وہ کھانا کھاتے ہیں اور حفاظت کے ساتھ رہتے ہیں، اللہ کا حکم ہے۔ یہ سب ایک ایسے نظام کے فرق کی وضاحت کرتا ہے جس کا مقصد انسانیت کو ظلم سے نکالنا ہے نہ کہ ایسا نظام جس کا بڑا مقصد اپنے آپ کو لوگوں پر مسلط کرنا ہے۔

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ وَإِيتَاء ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاء وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾

"اللہ تم کو انصاف اور احسان کرنے اور رشتہ داروں کو (خرچ سے مدد) دینے کا حکم دیتا ہے۔ اور بے حیائی اور نامعقول کاموں سے اور سرکشی سے منع کرتا ہے (اور) تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد رکھو" (النحل:90)۔

ڈاکٹر نظرین نواز
ڈائریکٹر شعبہ خواتین
مرکزی میڈیا آفس حزب التحریر